یہان ذکر کرتا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز٭ نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آئندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جائے گورمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہے٭

نقل چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب - مینے آج خلاصہ مکالمہ جو مجھ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ آنجناب نے اہلحدیث [illegible] کا ایڈریس کیا ... سے ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے - ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جائے گا مِن بعد مطلع کیا جاویگا - مہربانی کر کے ایڈریس کی ایک نقل یا اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بھیجدین -

(۲) دربارہ آپ کی خواہش ثانی سرچارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ اونہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین - کیونکہ آنخضور کا

٭ ایڈیٹر سول وملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے - ہم ہرگز نہین چاہتی کہ ہمکو عام مسلمانون سی کسی خاص خطاب کی ساتھ ممتاز کیا جاوی ہماری دلی آرزو ہی کہ سب کو صرف "مسلمان" یا "محمدی" لقب سی مخاطب کیا جاوی - ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سی ممتاز کر کے کوئی مخاطب کرنا چاہی چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۸ مین ہم اس شرط پر تصریح کر چکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے +

وقت اور کاموں مین بالکل تقسیم ہوچکا ہے اور اسلیئے وہ قبول عوت کا انتظام نہیں فرماسکتے ✣

مین ہون آپ کا صادق

جے۔ آر ڈنلوپ سمتھہ

پرائیوٹ سکرٹری

نفٹنٹ گورنر پنجاب

ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ "وہابی" کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ اور بجائے اسکے اس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب "اہلحدیث" منظور فرمایا ✣

اس سے ہمارے **عینی وعلاتی** دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت واستقامت کا سبق لینا چاہیئے ✣

ہمارے **علاتی بہائی** (حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء) تو اس سے یہ سبق حاصل کرین کہ آیندہ وہ اپنی اسلامی بہائیون اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ "وہابی" سے یاد نہ کرین۔ اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی مراعات و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین ✣

ہمارے **عینی بہائی** اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و استقامت کرین اور اپنے اسلامی بہائیون کے "وہابی" کہنے کی کچھ پرواہ نکرین۔ اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو صرف اسی صورت مین تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے - سو بحمد اللہ جاتا رہا - گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے
کارسپانڈنس مین موقوف کردیا - اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی مانند وفادار
ہونا از سر نو ظاہر و مشتہر فرمایا *

اسلامی بہائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑھکر بُرے الفاظ "شرابی یا کبابی"
کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جبکے وہ درپے تدارک ہون - اور یہہ بھی
جان لین کہ عوام کا منہہ بند کرنا بھی کوئی آسان امر نہین ہے عوام کو جس امر سے
روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اور اسپر اصرار کرتے ہین اور
اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین -

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف
اسی امر کی درخواست کی تھی کہ سرکاری کاغذات مین انکو لفظ وہابی سے یاد نکیا
جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکی استعمال سے روک دیا جاوے *

بناءً علیہ ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے
اسلامی بہائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر ازالہ حیثیت
عرفی مین نالش کرین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون
مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بھی ان کی وہ وقعت نرہیگی
جو اسوقت ہے *

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنی ہو خواہ اعلی) اس فرقہ
کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی کہے تو اس کی اطلاع اپنی قومی
وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے - اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار
کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین رپورٹ کریگا
اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا - یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضے ہے - اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت
خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے *

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکی تائید مین ایک اور مضمون
لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و اداے شکر سلطنت
پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہوا (جو رسالۃ الاشاعۃ السنۃ کا
سپیشلی فرض منصبی ہے *

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے
اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے
اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے *

اس مضمون مین **دلایل کتاب و سنت** کا بیان **دو غرض** سے ہوتا ہے
ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے
دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے - صرف ظاہرداری
اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا - **دوسری** یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو
کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے - صرف بعض کتب فقہ کی بے سند رواتیون
یا سُنی سُنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم
جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو *

ہم **اسمقام** مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجایش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال واقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت وتادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب وسنت کی شہادت پیش کرتے ہین - اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال وطرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے ✦

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین -

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا - اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا ✦

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا ✦

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت وعقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا ✦

(۴) اس سلطنت کی برکات واحسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا - اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا - اور شکر گزار ہونا ✦

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعاء سلامت وحفاظت وبرکت کرنا - وعلی ہذا القیاس ✦

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو - ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین ✦

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب وسنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہین - دنیا مین ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کی مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہون *

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفا اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا *

صحیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ **ہرقل** کو (جو عیسائی مذہب تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا *

من محمد [illegible] رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم (صحیح بخاری ص۵ و مسلم ص۹۸ ج ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ **مقوقس** کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ **کسریٰ** کو جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا *

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد ص۱۱۹)

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد ص۱۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرتؐ کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین معظمہ کہنے سے بڑھکر ہے *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم **ثقیف** کا (جو مسلمان نہ تھی) **ڈیپوٹیشن** آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرۃ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علیّ فاکرمہم فقال رسول اللہ

لا امنعد ان تکرم قومک (زاد المعاد صفحہ ۴۸۲)

اکرام کرے ۔

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن

قدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنتہ تسع فانزلہم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بہم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ہولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک و بقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰۶)

ثابت نے ہنکو اپنے پاس ٹھہرایا۔ پہر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

اس اکرام و ملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ۔

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

قدم علی رسول اللہ خمسة عشر رجلا منہم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعہم ینزلوا علی [illegible] فنزلوا علیہ فحیاہم و اکرمہم (زاد المعاد صفحہ ۵۰۹)

کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء و جانشینون کو فرمایا ہے ۔

اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم (صحیح بخاری صفحہ ۴۲۹)

ای اکرموہم بالضیافة والتطییب لنفوسہم والاعانة لہم سواء کانوا مسلمین او کفارا (خیر جاری)

چنانچہ صحیح بخاری مین منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنون (اپنے مخالفین مذہب کیون نہو) کی ایسی ہی خاطرداری و تکریم کیا کرو جیسے مین کرتا ہون ۔

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنون کے اکرام و تعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہون تعظیم و تکریم کے ثبوت و جواز مین کون شک کر سکتا ہے ۔

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالے نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب

الم غلبت الروم فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین للہ الامر من قبل و من بعد و یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ ینصر من یشاء و ھو العزیز الرحیم۔ (روم ع ۱)

ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر (جو مجوسی تھے) غالب آئینگے اور اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان عیسائیون کو ملیگی) خوش ہونگے خدا جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب ہے اور رحم والا

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی

قال اھل التفسیر لما غلبت فارس الروم فرح بذلك کفار مکۃ وقالوا الذین لیس لھم کتاب غلبوا علی الذین لھم کتاب وافتخروا علی المسلمین فقالوا نحن ایضاً نغلبکم کما غلبت فارس الروم وکان المسلمون یحبون ان یظھر الروم علی فارس لانھم اھل کتاب ای نصاری فھم اقرب الی الاسلام والفرس مجوس فھم اقرب الی کفار قریش فنزلت الم غلبت الروم (فتح البیان ص ۵۱۹ ج ۳) فخرج ابوبکر الی الکفار فقال فرحتم بظھور اخوانکم فلا تفرحوا فواللہ لیظھرن الروم علی فارس علی ما اخبرنا بذلك نبینا ... یفرح المومنون بنصر اللہ

مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان) غالب ہونگے۔ جیسے فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین۔ مسلمان یہہ چاہتے تھے کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنکے کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت اتری۔ یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی فارسیون پر غالب آئینگے۔ جب

الروم علی فارس قال السدی فرح النبیؐ والمؤمنون بظهورهم علی المشرکین یوم بدر وظهور اهل الکتاب علی اهل الشرك (معالم صفحہ ۶۸۶ و صفحہ ۶۸۵)

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہند نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمی ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ۔

اور اس اثنا حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیساکہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ مناوین - اور اپنے قرآن اور پیغمبر کی پیروی کیون نکرین ۔

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجاے خود ایک مستقل دلیل جواز مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے - خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ہے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سُنا تو اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ۔

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہو گا ✣

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۵ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین دہوم دہام کی دعوتون کو جس مین فخر وریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکھا ہے پھر یہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تھی کیونکر جائز ہو گئی۔ ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تھے یہ فرما بھی گئے ہین کہ اب تو مولوی صاحب لڑکا کسی شادیون کی دھوم دھام والی دعوتون سے منع نکرین گے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تھی تو قومی اور اسلامی۔ یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور رہتا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا ✣

اس دہوم دہام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تہا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین ✣

لہذا یہہ فخر وریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ کر چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لیے (جنکو کفار مکہ نے کہا تہا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) شروع فرمایا تہا۔ یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح وحمایت مین اونہون نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھکر سنائے تھے ✦

امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین نہیہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہو رہین - سو اس معنے کی اطاعت وعقیدت سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن وحدیث مین موجود ہے ✦

[illegible] کیا ہے جبتک

الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم ان اللہ یحب المتقین (براۃ ع ۲)

وہ عہد پر قائم رہین تم بھی قائم رہو ✦

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر - (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا اگر تمہارے بھائی تسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو ✦

واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴)

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا ✦

من لا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی لست منہ (رواہ مسلم)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم مین سے نہین ہے اور نہ مین اسکے گروہ

وقال رسول اللہ صلعم من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ

الجنۃ وان ریحہا لتوجد من مسیرۃ اربعین عاماً۔

(رواہ البخاری ص۴۴۸)

سے ہون۔ اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے۔

ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیامۃ فیقول ھذہ غدرۃ فلان بن فلان متفق علیہ۔ وقال رسول اللہ صلعم من قتل معاھداً فی غیر کنھہ حرم اللہ علیہ الجنۃ

(رواہ ابو داؤد ص ۲۸ ج ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائیگا یہ فلان شخص کا عذر ہے۔ اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مارے اسپر بہشت حرام ہے۔

انی لا اخیس بالعھد (رواہ ابو داؤد ص ج ۲) وقال عمر بن الخطاب واوصیہ بذمۃ اللہ ورسولہ ان یوفی لھم بعھدھم وان یقاتل من ورائھم۔

(رواہ البخاری ص۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسی کے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین۔

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین۔ ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے۔

امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گذار ہونا خدا کی - اور اُسکے رسول کی - اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے +

خدا تعالے نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین تعریف فرمائی - اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی + دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نا دہندون کی شکایت فرمائی ہے + [illegible] نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو اونہون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے - امام رازی نے اس آیتہ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسی علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود والذين اشركوا ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصرى ذلك بان منهم قسيسين ورهبانا وانهم لا يستكبرون (مائدہ ع۱۱)

ومن اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يوده اليك ومنهم من ان تامنه بدينار لا يوده اليك الا [illegible]

قال الم نربك فينا وليداً ولبثت فينا من عمرك سنين وفعلت فعلتك التى فعلت وانت من الكافرين - قال فعلتها اذا وانا من الضالين -

واعلم ان فى الآية دلالة على ان كفر الكافر لا يبطل نعمته على من يحسن اليه ولا يبطل منته لان موسى انما ابطل ذلك بوجه آخر على ما بينا - واختلف العلماء فقال بعضهم اذا كان كافرا لا يستحق الشكر على نعمته على الناس انما يستحق

الاھانة بکفرہ ×× × وقال الاخرون
لا یبطل الشکر بالکفر وانما یبطل الکفر
الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان
والآیة تدل علی ھذا القول الثانی۔
(تفسیر کبیر صـ۱۱ جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہوجاتا ہے
دوسرے یہ کہتے ہین کفر کے سبب اسکا
شکر احسان باطل نہین ہوتا گو وہ کفر کے
سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون
کے لئے سزاوار ہے مستحق نہین رہتا۔
یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر)

عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ
(ابو داؤد صـ جلد ۲)

شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین
ہے۔ اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا
آپ نے کافرون کے احسان کا بھی
ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنون کا ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی
فی ھؤلاء النتنی لترکتہم لہ۔ (بخاری صـ۵۱۳)

مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور
صاف فرمادیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور
مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کے لئے
کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت
رسالتؐ) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینبؓ کو طلاق نہ دی تو

ثم ذکر رسول اللہ صلعم صہرا لہ من بنی عبد
شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی۔ (بخاری صـ۴۳۸)

آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ اور جب
اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو
اس سے عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وکان ابو العاص مصافیا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ المشرکین ان یطلق زینب فابی فشکر لہ علیہ السلام ذلک ولما اطلقہ من الاسر شرط علیہ ان یرسل زینب الی المدینۃ فعاد الی مکۃ و ارسلہا فلذا قال الخ (قسطلانی ص۴۶ ج۳)

بھجوا دے اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پاس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا حال انصاف

قال اہل التفسیر ائتمرت قریش ان یفتنوا المومنین عن دینہم فوثب کل قبیلۃ علی من فیہا من المسلمین یوذونہم ویعذبونہم فافتتن من افتتن وعصم اللہ منہم من شاء و منع اللہ تعالی رسولہ بعمہ ابی طالب فلما رای رسول اللہ صلعم ما باصحابہ ولم یقدر علی منعہم امرہم بالخروج الی الارض الحبشۃ وقال ان بہا ملکا صالحا لا یظلم ولا یظلم عندہ احد فاخرجوا الیہ حتی یجعل اللہ للمسلمین فرجاً۔

(معالم التنزیل ص۲۹)

وترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے باین الفاظ اس کی تعریف کی کہ "وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانونکو جو کہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زاد راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس وہاں گیا تو اُس احسان کی نظر سے اُسکی جھونپڑیوں کو بچا لیا جسکی سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا۔

دیکھو صحیح بخاری ص۲۹

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض مین کہ اس نے مکہ مکرمہ مین اسکے مال و اسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے مین کوشش کی ٭

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۳۰۸

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہین جن مین غیر مذہب محسنون کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیون کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام مین ان کی تفصیل دشوار ہے ٭

شہادت امر پنجم

غیر مذہب کے حق مین دعا [illegible] دعاء مغفرت [illegible] ہے سو بھی ایسے

٭ کفار کے حق مین دعاء مغفرت کرنیمین دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید مین بعض انبیاء سے کافرون کے لئے دعاء مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا اے خدا ان بتون نے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا ہے۔ پہر جسنے ان مین سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگون مین سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کر تو اللہ رحم ڈالا ہے ٭

رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوچھنے والون کے حق مین کہین گے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندی ہین (یعنی تیری قدرت مین ہین) اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت ٭

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق مین جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہوچکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت مین پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعاء سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مین پائی جاتی ہے جس مین اہل کتاب کے جواب سلام مین وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت مین کہ اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہین سام نہ کہین یہی بنتے ہین کہ تمپر بھی سلام ہو +

> اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم۔
> (بخاری صفحہ ۹۲۵)

بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتداءً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نوادی نے شرح صحیح مسلم مین نقل کی ہے [illegible] وہ حدیث جس مین ابتداءً سلام کی ممانعت وارد ہے مأول ہے +

> وحکی القاضی عن جماعة انه یجوز ابتداءه للضرورة والحاجة [illegible] وهو قول علقمة والنخعی وعن الاوزاعی انه قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم صفحہ ۲۱۴)

قوم بنی کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا اجسکا ذکر شہادت امر اول مین ہوچکا ہے۔ دعا نہیں ہے تو کیا ہے +

> مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۶)
> فحیاهم واکرمهم (زاد المعاد صفحہ ۵۰)

قاموس مین جو لغت عرب کی کتاب اور مجمع البحار مین جو خاصکر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہین اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کے معنے یہ لکھے ہین کہ خدا تجھکو زندہ رکھے۔ خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے +

> التحیة السلام وحیاه تحیة والبقاء والملک وحیاک اللہ ابقاک اللہ وملکک (قاموس صفحہ ۸۶۳) حیاک اللہ ای ابقاک اللہ او ملکک او فرحک او سلام علیک من التحیة السلام وحیاها اللہ ای احیا و عمره (مجمع البحار جلد ۱ صفحہ ۳۱۳)

(ہ) [illegible] صفحہ ۳۰۔ یہ حدیث مین ایک نبی سے منقول ہے کہ اوسکو اسکی قوم نے مارا وہ چہرہ سے [illegible] باقی بر صفحہ ۲۴۲

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار

واتبعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده -
(بخاری صفحہ ۸۳۹ مسلم صفحہ ۱۶۹ جلد ۲)

کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا کی جسکے سبب اسکا گہوڑا اپنے پیٹ تک زمین مین دہس گیا - اسنے کہا مین سمجہتا ہون تمنے بددعا کی ہے اب میرے لئے دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ اب تمہارا تعاقب کوئی نہ کریگا پہر آنحضرت صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پہر جو کوئی اسکو راستہ مین ملا اسکو واپس کیا +

عن عبد الله بن مسعود قال كاني انظر الى النبي صلعم يحكي نبيا من الانبياء ضربه قومه فادموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون بخاری صفحہ ۴۹۵

خون پونچہتے اور یہہ کہتے تہے کہ خدایا تو ان کو بخشدے یہ نادان ہین +
آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے کے بعد دعا مغفرت کی تو قرآن مجید مین حکم سنایا گیا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعائے

[illegible]

ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم

مغفرت کرین - وہ ان کے قرابتین کیون نہون جب کہ یہہ ظاہر ہوجاوین کہ وہ لوگ

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفین پہنچین تو آنحضرت صلعم نے ان کی حقمین

باب اذا استشفع المشرکون با المسلمین عند القحط - ان قریشا ابطؤا عن الاسلام فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتہم سنۃ حتی ہلکوا فیہا واکلوا المیتۃ والعظام فجاء ابوسفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ہلکوا فادع اللہ عز وجل فقرا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین آلایۃ ثم عادوا الی کفرہم فذلک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ مین سخت قحط پڑا یہانتک لوگون نے ہڈیان اور مردار کہایا اس حالت کو پہنچکر ابوسفیان (جو اسوقت کافر اور آنحضرت کا جانی دشمن تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہین اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب مین ان کے لئے آپ دعا کرین تب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدہا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرا منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم

دوزخی ہوچکے حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس آیت کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اُس سے بیزار ہوگئے -

نتیجہ خلاصہ (۶)

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہوسکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہوجانا ظاہر ہوچکا ہو اس کے حق مین دعاء مغفرت نہ کرین اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کرین - اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا اعتقاد دعاء مغفرت کرنا محمول ہوسکتا ہے - واللہ اعلم - وعلمہ اتم *

فسقوا الغیث فاطبقت علیهم سبعاً و شکا الناس کثرة المطر فقال اللهم حوالینا ولا علینا فانحدرت السحابة عن رأسه فسقوا الناس حولهم - (بخاری صفحہ ۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکلا ہے کہ مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا کرین ⁂

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے ⁂

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعا برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے کیونکہ یہ دعا درحقیقت اپنے ہی مذہب و جان و مال شرعت کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے ⁂

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے ⁂

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث "من تشبه بقوم فهو منهم"* سے استدلال کیا ہے - اور یہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب یہ ہے - کہ فقہاء نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

* ترجمہ جیسا کہ اس حدیث سے تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے ⁂

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر کہا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہار نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاری کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و نصاری سے کوی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا کفر نہوا +

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہی) لکھا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشتری یوم النیروز شیئا لم یکن یشتریه فی غیر ذلک الیوم ان اراد به تعظیم ذلک الیوم کما یعظمه الکفرة یکون کفراً وان فعل ذلک لاجل الشرب لا لتعظیم یوم النیروز لا یکون کفراً - وان اهدی یوم النیروز الی انسان شیئاً ولم یرد به تعظیم الیوم وانما فعل ذلک علی عادة الناس لا یکون کفراً - وینبغی فی هذا الیوم ما لا یفعله قبل ذلک الیوم ولا بعده ان یحترز عن التشبه بالکفرة وعن الامام ابی جعفر الکبیر اذا عبد الرجل خمسین سنة ثم جاء یوم النیروز اهدی

[illegible] اگر اسکی نیت اس دن کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے - اور اگر اسنے اپنے کھانے پینے کو (نہ اسدن کی نیت سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہے اور اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بھیجا اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ نہین کیا - صرف لوگون کی رسم و رواج کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے اجتناب بہتر ہے - امام ابو جعفر کبیر سے مروی ہے کہ اگر کوی پچاس سال خدا کی عبادت مین بسر کری - پھر نوروز کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضۃ یرید بہ تعظیم
یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ
واذا اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس
ولدہ او جز ناصیتہ فاجاب مسلم و
حضر دعوتہ لا یکون کفرا والاولی
ان لا یفعل ولا یوافقہم علی مثل ذلک
مسلم - (فتاوی قاضی خان ص۴۷ جز ۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا -
اور اسکا عمل باطل ہو گیا - اور اگر کوئی
مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا
پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگون کو دعوت
کرے - اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت
مین حاضر ہو جاے تو یہ کفر نہین - مگر
بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل مین
ان کی موافقت نکرے *

اور فتاوی صغری مین ہی چنانچہ شرح فقہ اکبر مین منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النوروز شیئا لم
یکن یشتریہ قبل ذلک ان اراد بہ
تعظیم النوروز کفر ای لانہ عظم
عید الکفرۃ وان اتفق الشراء و
لم یعلم ان ھذا الیوم یوم النیروز لا
یکفر قلت وکذا اذا علم ان ھذا الیوم
ھو النوروز لکنہ اشتراہ بسبب
اخر من حدوث ضیافۃ ونحوھا
فانہ لا یکفر ومن اھدی یوم النیروز
الی انسان شیئا واراد بہ تعظیم
النوروز کفر -
(شرح فقہ اکبر ص۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے
خرید نہ کرتا تھا اسکے دل مین نوروز کی
تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اُس نے
کافرون کی عید کی تعظیم کی اور اگر
اُسنے اتفاقیہ کچھ خریدا اور اسکو اُس
دن کا علم نہ تھا - تو وہ کافر نہوا مین
(صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہون وہ
جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اُس
دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا
ہے تو بھی وہ کافر نہین ہوتا - اور اگر
اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھ بھیجتا ہے اور
اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہے

تو وہ کافر ہوگا ۔

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا نوروز

المسلم اذا اھدی یوم النیروز الی مسلم اخو شیئًا ولم یرد بہ تعظیم ذلک الیوم ولکن جری علی ما اعتادہ بعض الناس لا یکفر ولکن ینبغی ان لا یفعل ذلک فی ذلک الیوم خاصۃ ویفعلہ قبلہ او بعدہ لئلا یکون متشبہا بھولاء القوم وقد قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فہو منہم

(خزانۃ المفتیین)

کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہہ نہو جو [illegible] مین سے ہین - کیونکہ انحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ۔

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہاء نے غیر مذہب کی دنیاوی تہواروں کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوار ، ون کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہواروں کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ۔

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ۔

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہوجاے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہاء مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی - انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات وامن وآسایش پنجاہ سالہ پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے ٭

ان روایات فقیہہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شراکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ وقومی مصلحت نہو۔ اور جس حالت مین اس شراکت مین مسلمانون کے قومی فواید ومصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شراکت مین فواید (اسلام واہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور ثبوت خیرخواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شراکت اولے ہے۔ اور بحق اسلام واہل اسلام مفید تر ٭

[illegible] استدلال کیا گیا ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اوّلاً وہ حدیث صحیح ولایق تمسک نہین ہے اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کہ اُسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونے کے وہم بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونے کے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے تب بھی یہ روایت لایق تمسک نہین ہے ٭

عثمان ابی شیبہ ثقہ شہیر لہ اوھام۔ عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی صدوق یخطی ورمی بالقدر تغیر باخرہ۔ عبد الرحمن بن ثابت المدنی مجہول (تقریب صفحہ ۱۲۶ صفحہ ۲۲۷ وصفحہ ۲۱۶)

ثانیاً جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور وعادات مین مشابہہ کفار پر وارد و متوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور وعادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی او ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہہ بند۔ چادر۔ کورتہ۔ عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا۔ آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا۔ جوتا پہننا۔ سونا۔ پھرنا۔ چلنا۔ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا۔ کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا۔ ان [illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا۔ اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے ازانجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو بجب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے۔ جب مدینہ مین آے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا۔

ازانجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا پہنا

کان النبی صلعم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یومر فیہ وکان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم فسدل النبی صلعم ناصیتہ ثم فرق بعد۔

(بخاری صفحہ ۸۷۷ ج ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صیحح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر وضو کیا ہوئے ◆

فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذہب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلہما (بخاری صفحہ ۸۶۳ ج ۲)

صیحح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی ◆

فقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین بالدیباج فقالت ہذہ کانت عند عایشہ حتی قبضت فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلعم یلبسہا۔ (مسلم صفحہ ۱۹۰ ج ۲)

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے ◆

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے ◆

جو نیم مُلّا اہلحدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین - وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال و عادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ❊

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب کی مشابہت کفر نہین ہے - نہ انکو فقہاء نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے اسکا کفر ہونا ثابت ہوسکتا ہے ❊

ان دلایل و مسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری تصدیق ہوگی اور یہ بات بخوبی سمجھہ مین آجاینگی کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچّے دل سے کیا ہے اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت و مذہب کا خلاف کیا ہے ❊

اہلحدیث کے خطاب "اہلحدیث" کے قدیم و غیر دلآزار ہونے پر

دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی باعث نہین ہوسکتا" ایک مضمون لکھا تھا اور ستّر کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا - اور یہ ثابت کیا تھا کہ یہ خطاب اس گروہ کو خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے دیا ہوا ہے - اور اُن کو فقہا کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزرد گی کا باعث ہوتا تو وہ خود ان کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی حق مین استعمال کرتے +

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند اور ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (گروہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ ان کے نکتہ چین و مخالف) پسند کر لیا ہے ۔ اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا تسلیم فرمایا +

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین نقل ہوچکا ہے اس مقام مین ہم ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین ومعہذا اس مضمون کی تصدیق و تائید مین وہ معترف حق ہوگئے ہین ۔ وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اڈیٹر سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء مین بالفاظ ذیل ارشاد فرماتے ہین -

بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین + + + اور کتب مذکورہ بالا مین جہان کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین"

اس تصدیق و اعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات ہے پورا عمل کیا +

قال رسول اللہ صلعم - ثلٰث منجیات (الی ان قال منہا) القول بالحق فی الرضا و السخط - (مشکوٰۃ)

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین - اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکر گذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے - ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہوگیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے - بلکہ اس حق گوئی و انصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لین - اور انشا اللہ تعالے لیتے رہین گے *

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل خود [illegible] ہین باوجودیکہ یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق ہین - یہ ذرا اور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہو جائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا *

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہاے اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے - سی - ایس - آئی

سی - آئی - ای - ایل ایل ڈی لفٹنٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہاے اہل اسلام حضور [illegible] کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات و مربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین *

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات و مربیانہ توجہات ابتدا ر رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت و تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے *

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آئندہ نسلون تک یادگار رہیگا

کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ آج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید و مستفیض ہو رہی ہین اور آیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین *

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور و معزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی *

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت ومشاورت سے ہوا ہے *

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام و استحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا - کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا *

(۷) پنجاب مین علمی فری لائبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کر سکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جیسکہ

امیر - مالدار +

(۸) حضور نے دیسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا +

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ وعنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاون وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا +

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھہ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس ایڈریس مین خصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جان نثاری مین (جو نازک وقتون پر ظاہر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) ناواقفون کو شبہہ ہوتا تھا بمشاورت و استعانت گورنمنٹ ہندیہ دو فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا +

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ وعنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کی اپنی پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آیندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین +

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے ہم کافی الفاظ نہین پاتے ۔ لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچائے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لاوے اور ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے ۔ آمین ثم آمین ۵

بخدمت [illegible]

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹنٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو پیش ہو چکا ہے لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت صفحہ ۲ دستخط ارسال کرین ۔ اس ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط ثبت کئے ہین جنکے نام نامے مع خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین ۔

(۱) جناب نوازش علیخان صاحب سی آئی ای لال لف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبد المجید خان صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (۴) خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۔ (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸) مولوی انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور ۔ ان حضرات سے اکثر